بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

الفضل

خطبہ نمبر ۱۳

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱	۹ فتح ۱۳۲۶ ھ	۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۷ ھ	۹ دسمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دو بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کوئٹہ سے تشریف لائیں۔ آپ حکیم عبدالوہاب عمر کے پاس جودھامل بلڈنگ میں تشریف فرما ہیں۔

حکیم عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔

فالحمد للہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچے کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی۔ اور بچہ کو سو روپیہ عطا کیا۔ ہم اس تقریب سعید پر ...

مسلمانانِ کشمیر پر ظلم ڈھانے والے جنگی مجرموں کو عبرتناک سزائیں دی جائینگی

ہندوستان میں مخالف عنصر

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ حکومت یو۔پی کے وزیر اطلاعات نے بلند شہر میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ جیسے مخالف عناصر کو چھوڑ دیا گیا۔ تو ہندوستان کا اتحاد خواب بن کر رہ جائے گا (او۔پی)

پاکستان اور ہندوستان ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے
پنڈت نہرو کا بیان

لاہور ۸ دسمبر آج پنڈت جواہر لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے اقتصادی اور تمدنی تعلقات کی بنا پر دونوں ملکوں کا ایک دوسرے کیساتھ کسی قسم کی بے اعتنائی برتنا کسی صورت میں ممکن نہیں۔ پریس کی آپ کیطرف منسوب شدہ رپورٹ کہ یا تو ہندوستان اور پاکستان کو متحد ہو جانا چاہیئے یا پھر دونوں کو جنگ کے میدان میں اُتر آنا چاہیئے۔ کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ یا تو ہم کو ایک دوسرے کیساتھ باہمی تعلقات کو مستحکم کرنا ہوگا۔ یا ایک دوسرے سے بے نیاز ہو جائیں گے (ا۔پ)

پاکستان کی سرحد پر حملے

لاہور ۸ دسمبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ رائل انڈین ایرفورس کے جہاز پچھلے چند دنوں میں نہ صرف یہ کہ پاکستان کے سرحد پر پرواز کرتے رہے۔ بلکہ انہوں نے سرحد کو عبور کر کے ضلع گجرات کے کئی دیہات پر بمباری بھی کی۔ لیکن خوش قسمتی کہ کوئی نقصان جان و مال نہیں ہوا البتہ ملحقہ دیہات میں اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ضلع لاہور کے تھانہ برکی کی حدود میں ایک سکھ جتھہ گھس آیا۔ جسے ڈیوٹی پر متعین نیشنل گارڈ نے بھگا دیا۔ ضلع سیالکوٹ کے دو دیہات پر فائرنگ ہوئی۔ جو محافظ سرحد ہندو ملٹری نے کی (ا۔پ)

دفتر روزنامہ "نظام" لاہور میں پریس کانفرنس

لاہور ۸ دسمبر کل شام دفتر روزنامہ "نظام" میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جسمیں مقامی پریس کی اکثریت نے شرکت کی۔ کانفرنس میں موجودہ پریس ایڈوائزری کمیٹی سے کمیٹی کی دوبارہ تشکیل کا مطالبہ کیا گیا (ا۔پ)

قاہرہ ۸ دسمبر۔ برطانوی اور مصری نمائندوں کے درمیان آج ایک کانفرنس ہوئی۔ جسمیں سٹرلنگ قرضہ کے موضوع پر گفتگو کرنے کیلئے ایجنڈا تجویز کیا گیا (ا۔پ)

جائنٹ ڈیفنس کونسل کا اجلاس

لاہور ۸ دسمبر آج پاکستان اور ہندوستان کے نمائندگان کی مشترکہ دفاعی مجلس منعقد ہوئی جسمیں بہت سے ایسے امور پر جو دونوں حکومتوں میں دیر سے معلق چلے آتے تھے۔ بحث کی گئی ہندوستان کی طرف سے پنڈت نہرو۔ سردار بلدیو سنگھ جنرل سر لوکہارٹ اور مسٹر گوپال سوامی آئینگر نے شرکت کی (ا۔پ)

پاکستان کا صنعتی نقصان

لاہور ۸ دسمبر۔ میاں نور اللہ ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا۔ مجھے مسٹر زاہد حسین پاکستانی ہائی کمشنر مقیم دہلی کے ایک بیان سے یہ معلوم کر کے کہ حکومت پاکستان نے آرڈیننس فیکٹریوں کے حصہ کا مطالبہ محض امن پسندی اور باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے ترک کر دیا۔ سخت افسوس ہوا اس سے ملک کی صنعت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ (ا۔پ)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی واپسی

لاہور ۸ دسمبر۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جو مجلس اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے امریکہ گئے ...

"مسلمانانِ کشمیر پر مظالم کرنیوالوں کو جنگی مجرموں کی حیثیت میں سخت نوعیت کی سزائیں دیجائینگی" جموں پر فیصلہ کن حملہ کرنیکی تیاریاں

پاڈخیل ۸ دسمبر۔ کشمیر کی آزاد گورنمنٹ نے ایک بیان میں مہاراجہ کشمیر۔ انکے حامیوں اور ڈوگرہ فوج کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ تحریک آزادی کے ساتھ ہمدردی رکھنے کی بنا پر مسلمانان کشمیر و جموں پر مظالم کرنے کا سلسلہ بند کر دیں۔ ورنہ اس کے نتائج اچھے نہیں نکلینگے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن علاقوں سے ہندوستانی فوج پسپا ہوئی ہے۔ وہ مسلمانوں کی لاشوں سے اٹے ہوتے ہیں۔ صرف جموں کے علاقہ میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان تہ تیغ کئے جا چکے ہیں۔ اور مہاراجہ کی حکومت منظم طور پر کشمیری مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

آزاد گورنمنٹ نے مظالم کرنے والوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ انہیں ذاتی طور پر ان مظالم کا ذمہ وار سمجھا جائے گا۔ اور موقع ملتے ہی حکومت جنگی مجرموں کی حیثیت سے ان پر مقدمات چلائے گی۔ اور سخت نوعیت کی سزائیں دیگی۔

آزاد گورنمنٹ نے جموں کے محاذ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اکھنور کے مقام پر اب اپنی طاقت کو مجتمع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ جموں شہر پر قبضہ کرنے کے لئے فیصلہ کن حملہ کیا جا سکے۔

پاکستان اور اس کے مستقبل کے موضوع پر
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا فاضلانہ لیکچر

لاہور ۷ دسمبر آج ساڑھے چھ بجے شام لاء کالج کے مینارڈ ہال میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان اور اس کا مستقبل کے موضوع پر دوسرا فاضلانہ اور پُر از معلومات لیکچر ارشاد فرمایا۔ (اس لیکچر کا خلاصہ مضمون کی صورت میں اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع ہو رہا ہے)

صدارت کے فرائض ملک فیروز خاں نون صاحب نے سر انجام دئے۔ ہال وقت سے کافی پہلے ہی کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ سامعین کا اکثر حصہ پروفیسروں۔ ڈاکٹروں۔ وکلاء۔ کالج کے طلباء اور دیگر علم دوست افراد پر مشتمل تھا۔ علاوہ دیگر حضرات کے شیخ سر محمد عبدالقادر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً دو گھنٹے تک تقریر فرمائی جو اوّل سے آخر تک یکساں سکون اور انہماک سے سُنی گئی۔

تقریر کے بعد صاحب صدر نے مختصر صدارتی تقریر میں حضور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت صاحب کے دماغ کے اندر علم کا ایک سمندر موجزن ہے انہوں نے تھوڑے وقت میں ہمیں بہت کچھ بتایا ہے اور نہایت فاضلانہ طریق سے مضمون پر روشنی ڈالی ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع ہوا

جبل پور کے مسلم لیگی ایم ایل اے کو نظر بند کر دیا گیا!

جبل پور ۷ دسمبر- مولانا مفتی حاجی برہان الحق ایم-ایل-اے صدر مسلم لیگ جبل پور و ممبر امن کمیٹی مسٹر نذیر احمد سیکرٹری مسلم لیگ مسٹر شہاب الدین اور قاضی خورشید اور دو اور مسلم لیگی گذشتہ رات پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ایک ماہ تک ان کی نظر بندی کا حکم دیا ہے (ا-پ)

سیلون میں ہندوستانی ہائی کمشنر

سیلون-۸ دسمبر- حکومت ہند نے اپنے نمائندے مقیم سیلون کو ہائی کمشنر کے عہدہ پر فائز کر دیا ہے۔ جو سیلون میں پہلا ہندوستانی ہائی کمشنر ہے (ا-پ)

مشرقی پنجاب سے آنیوالے ممبران اسمبلی

لاہور ۸ دسمبر- شیخ صادق حسن نے مشرقی پنجاب سے آنے والے ممبران اسمبلی کو میاں ممتاز دولتانہ وزیر مالیات کی ملاقات کے لئے بروز منگل چار بجے شام ۸ ایم روڈ مال مدعو کیا ہے (ا-پ)

امریکہ برطانیہ اور روس کے تعلقات

کراچی ۷ دسمبر- مسٹر مراد بے ترکی سیاح جو آجکل پاکستان میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک بیان میں انکشاف کیا- کہ امریکہ اور انگریز روس کو ایک دم پھندے میں پھانس لینگے۔ کیونکہ دونوں فریقوں کے اختلافات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ تقسیم فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا- کہ امریکہ میں ایک طبقہ ضرور اس تقسیم کے خلاف اٹھ جائے گا- اور پھر امریکہ جس نے اس تقسیم کو پیش کیا ہے۔ تقسیم کے کام سے سبکدوش ہو جائیگا- روس تقسیم پر زور دیگا اور اس طرح روس اور اسلامی ممالک کی لڑائی چھڑ جائیگی- پھر امریکہ اسلامی ممالک کی حمایت کریگا- اور پھر یہ انگریز بھی امریکہ کے ساتھ مل جائیں گے۔

آپ نے کہا- کہ امریکہ نے روس کو پھانسنے کے لئے اسکو تقسیم میں ساتھ لیا ہے انگریز اور امریکہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ روس کو اور طاقت دینا خطرناک ہے اگر روس کو مہلت ملگئی۔ تو وہ بھی ایٹم بم ایجاد کر لیگا اسلئے انگریز اور امریکہ اسکو جنگ میں پھنسا دینگے قبل اسکے کہ ...

مہاراجہ پٹیالہ کی سکھوں کو پند و نصیحت

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ آج مہاراجہ پٹیالہ اور سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع ہندوستان نے سکھوں سے اپیل کی- کہ ان کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور غرض مند لوگوں کی باتوں سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ سکھ لیڈروں نے پٹیالہ صاحب کے دربار میں تقریریں کرتے ہوئے۔ سکھوں کو نصیحت کی۔ کہ انہیں ہندوؤں سے مل کر ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ مہاراجہ پٹیالہ نے کہا۔

"آج ایسا دن نہیں ہے۔ کہ ہم جذبات کی رو میں بہ جائیں۔ ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اور اس طریقے سے کام کرنا چاہیئے۔ کہ جس کے نتیجے میں ہماری قوم کو دیرپا فائدہ پہنچے۔ ہمیں سخت ضرب لگی ہے۔ اور پچھلے چند ماہ میں ہمیں بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن یہ اس سے بھی بڑی بدقسمتی ہوگی۔ اگر ہم اس مصیبت کے وقت میں اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکے۔ اس وقت سکھوں کو کامل اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر انہوں نے اپنے باہمی جھگڑے فوراً ختم نہ کئے۔ اور ایک جھنڈے تلے جمع نہ ہوئے۔ تو ان کی زندگی سخت خطرے میں پڑ جائے گی۔ یہ دربار اسلئے منعقد کیا گیا ہے۔ کہ ہر خیال کے سکھ کو ایک سٹیج پر لایا جائے۔ تاکہ سیاسی تفرقات مٹا کر ان کو بطور اکالی یا کانگرسی مگر ہر حال میں سچے سکھ کی طرح کام کرنے کیلئے آمادہ کیا جائے۔ بیشک دربار میں ہر قسم کی زندگی گزارنے والا سکھ شامل ہو سکتا ہے۔ اور سکھوں کو چاہیئے۔ کہ ہر طرح اس کی کامیابی کے لئے کوشش کریں۔

آپ نے کہا- کہ دربار ایک جمہوری چیز ہے۔ بعض آدمی تمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سکھ انکو ایسا موقع نہیں دینگے۔ اور وہ ایک شخص یا ایک گروہ کے ہاتھ میں طاقت نہیں آنے دینگے۔ آپ نے کہا- کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ سکھ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اسوقت مسلمانوں سے انتقام لینے کا سوال نہیں۔ بلکہ قوم کی تنظیم اور قوت اور گذشتہ نقصانات کی تلافی کا سوال ہے۔ ہمیں ضرب لگائی گئی تو ہم نے بھی الٹ کر ضرب لگائی ہے۔ کیونکہ ہم کسی حملہ کو بغیر جوابی کارروائی کے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ ہم بے انصافی سے ہر وقت جنگ کریں گے۔ اور کمزوروں کی حمایت کرینگے۔ لیکن ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ اس کوشش میں کہیں ہم خود ہی مٹ کر نہ رہ جائیں۔ پاکستان کے بعض مقامات میں سکھ خون بہا ہے۔ اور یہ ان کے لئے مقدس بن گئے ہیں یقیناً وہ پسند نہیں کریں گے کہ وہ مقامات اغیار کے قبضہ میں رہیں۔ لیکن یہ وقت نہیں کہ کچھ کیا جائے۔ کیونکہ خدشہ ہے۔ کہ آخر کار ہمیں ان کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ جس کے لئے ان کو بعد میں متاسف ہونا پڑے۔ (ا-پ)

پاکستان اسلامی ممالک سے خاص طور پر گہرے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے
سر محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

کراچی ۸ دسمبر- سر محمد ظفر اللہ خاں نے اورینٹ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمایا- پاکستان کی خارجہ پالیسی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ اقتصادی اور سیاسی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ ان ہمسایہ ممالک میں ایک بڑی تعداد اسلامی ممالک پر مشتمل ہے۔ اور ان سے پاکستان خاص طور پر نہایت گہرے مراسم قائم کرنا چاہتا ہے۔ خود ان ممالک کی حکومتیں اور عوام بھی ہمارے متعلق ایسے ہی جذبات رکھتے ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے جنوبی افریقہ کے نسلی امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا- جنوبی افریقہ- پاکستان اور ہندوستان تینوں ممالک کو چاہیئے۔ کہ وہ نسلی امتیازات کو ختم کر کے کسی مستقل فیصلہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ اگر تینوں حکومتیں نئے سرے سے گفت و شنید شروع کریں۔ تو کامیابی کی کافی امید کی جاسکتی ہے (او-پی-آئی)

آزاد کشمیر فوج نے دشمن کا کنوائے تباہ کر دیا!

راولپنڈی ۸ دسمبر- آزاد کشمیر گورنمنٹ نے آج رات ایک پریس بیان میں بتایا ہے۔ کہ صوبہ جموں کی نوشہرہ اکھنور روڈ پر آزاد کشمیر فوج نے دشمن کے کانوائے پر حملہ کر کے چودہ گاڑیوں کو تباہ اور بیشمار فوجیوں کو ہلاک کر دیا- بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اوڑی محاذ ۴۵

۴۵ پر سخت دیکھ بھال کی جا رہی ہے (ا-پ)

ڈاکٹر گریڈی کے خیال میں ہندوستان کی اقتصادی حالت خراب ہے

بمبئی ۷ دسمبر- ڈاکٹر گریڈی (امریکن سفیر مقیم ہندوستان) نے ایک بیان میں کہا ہے- کہ مجھے خوف ہے- کہ جہاں تک پیداوار کا تعلق ہے۔ اقتصادی لحاظ سے ہندوستان نیچے جا رہا ہے۔ لیکن جو نہایت اعلیٰ پروگرام حکومت ہندوستان نے اقتصادی جدوجہد کو تیز کرنے کیلئے بنایا ہے۔ اسکے پیش نظر امید ہے کہ آئندہ چند ماہ میں بلندی کیطرف رخ پلٹ جائے گا۔ (ا-پ)

آل انڈیا کسان کانگریس

نیو دہلی ۷ دسمبر- آج صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے صدر اور نمائندگان کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جسمیں پروفیسر این-جی رانگا نے صدارت کی جو آل انڈیا کسان کانگریس کے صدر ہیں۔ اور ان ذرائع پر غور کیا- کہ جن سے آل انڈیا کسان کانگریس کو مضبوط بنایا جائے۔ کہ اسکی شاخیں تمام صوبوں میں کھولی جائیں (ا-پ)

کلکتہ کے نزدیک گاڑیوں کا تصادم

کلکتہ-۸ دسمبر- کلکتہ سے ۲۸ میل دور کینگ پاڑ اسٹیشن پر ایک ایکسپریس گاڑی سے مال گاڑی کی ٹکر ہوگئی- جس کے نتیجہ میں سات آدمی ہلاک اور ۳۹ مجروح ہوگئے (ا-پ)

حکومت ہند کا دعویٰ محاذ کشمیر کے متعلق

نیو دہلی ۷ دسمبر- ایک بیان میں بتایا گیا ہے- کہ ہندوستانی فوج نے اکھنور میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں۔ ان فوجوں نے دھینچک اور بھرانا جو اکھنور سے مغرب کی طرف دس میل کے فاصلے پر ہے آزاد فوج کو مار بھگایا- اوڑی کے علاقہ میں بھی مار بھگایا ہندوستانی ہوائی جہازوں نے اکھنور میں آزاد فوج کو بھگا دیا- جو لوٹ کا مال اونٹوں پر لئے جا رہی تھی (ا-پ)

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت میں ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن کریم نہ آتا ہو۔

اگر ہماری جماعت قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو سارے مصائب آپ ہی آپ ختم ہو جائیں

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کوئی تین دن کی بات ہے کہ میں نے ایک رویا دیکھی۔ جس میں میں نے دیکھا کہ ایک میدان ہے اسی طرز کا جس طرز کا یہ میدان ہے۔ مگر اس سے بڑا۔ اس میدان میں کچھ دوست ہیں۔ اور کوئی شخص غیر بھی شائد ہندو ملاقات کے لئے آیا ہوا ہے۔ میں نے اس وقت چاہا۔ کہ قرآن شریف کا درس دوں۔ چنانچہ میں نے اس آنے والے سے کچھ باتیں کرنے کے بعد جو مجھے یاد نہیں رہیں درس دینے کا اعلان کیا اور کہا کہ میں اب قرآن شریف کا درس دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر میں اٹھا تاکہ میں اپنا وہ قرآن لے آؤں۔ جس پر میرے نوٹ لکھے ہوئے ہیں۔ ایک چھوٹی سی دیوار ہے۔ جس میں طاقچہ سا بنا ہوا ہے میں نے سمجھا کہ میرا قرآن وہاں پڑا ہوگا مگر جب میں نے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہاں نہیں۔ اس کے مقابل میں ایک اور دیوار ہے۔ اور اس میں بھی طاقچے سے بنے ہوئے ہیں۔ پھر میں نے وہاں دیکھنا شروع کیا۔ مگر وہاں بھی کاغذات کو الٹ پلٹ کر دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ میرا قرآن وہاں نہیں۔ اس وقت مجھے پہلے تو یہ خیال آیا۔ کہ میں گھر سے قرآن منگواؤں۔ اور درس دے دوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ میرے درس کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ اور جہاں پہلے درس دیا تھا۔ اس کے اگلے حصہ سے اب درس شروع کرنا ہے۔ لیکن جس طرح درمیان میں وقفہ پڑ جائے۔ اور ایک دو دن گزر جائیں۔ تو انسان بھول جاتا ہے۔ کہ وہ کونسا رکوع تھا۔ جس کا میں درس دے رہا تھا اسی طرح میں بھی بھول گیا ہوں۔ کہ میں کونسے رکوع کا درس دے رہا تھا۔ اس وجہ سے میں کسی اور قرآن سے درس نہیں دے سکتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے قرآن پر درس کے مقام پر نشان رکھا ہوا تھا۔ مگر اب چونکہ وہ قرآن مجھے ملا نہیں۔ اس لئے کسی اور قرآن سے میں وہ مقام تلاش نہیں کر سکتا۔ اس وقت میں نے سوچا کہ درس کے اعلان کے بعد یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میں درس نہ دوں۔ اگر اس رکوع کا میں درس نہیں دے سکتا۔ تو کبھی اور رکوع کا ہی درس دے دوں۔ اس وقت کوئی خاص آیت میرے ذہن میں نہیں۔ لیکن جس طرح یقظہ میں میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کا معاملہ ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی آیت بھی میرے سامنے آ جائے گی۔ تو میں درس دے دونگا۔ یہ خیال آتے ہی میرے دل میں آیا۔ کہ میں کیوں نہ اس بات پر درس دوں۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر کس طرح کرنی چاہیئے۔ اور قرآن کریم کے صحیح مطالب سمجھنے کے لئے ہمارے پاس کونسا ذریعہ ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے کہا کہ میں آج حسب دستور کو درس نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ قرآن کریم جس پر میرے نوٹ ہیں اس وقت میرے پاس نہیں۔ اور مجھے معلوم نہیں۔ کہ پہلا درس کہاں ختم ہوا ہے۔ مگر آج میں اس بات پر درس دیتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر کن اصول پر کی جانی چاہیئے۔ اس وقت جیسے عام سنت اللہ میرے ساتھ ہے۔ میں یہ فقرے تو کہہ رہا ہوں۔ مگر نہ مضمون میرے ذہن میں ہے۔ اور نہ کوئی آیت میرے ذہن میں ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب میں نے اس موضوع پر تقریر شروع کی۔ تو خود بخود مضمون میرے سامنے آتا جائے گا۔ آیت بھی میرے سامنے آ جائیگی عام طور پر جب میں بغیر نوٹوں کے تقریر کیا کرتا ہوں تو بسا اوقات دو چار فقرے کہنے تک مجھے خود بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میرا مضمون کیا ہے۔ اس وقت اچانک مضمون مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور میں تقریر شروع کر دیتا ہوں۔ اس وقت بھی یہ تو ذہن میں آ گیا ہے۔ کہ میں قرآن کریم کی تفسیر کے اصول بیان کروں۔ مگر یہ کہ کن آیتوں سے یہ اصول مستنبط کرونگا۔ یہ بات میرے ذہن میں نہیں۔ جب میں نے کہا کہ میں قرآن کریم کی تفسیر کے اصول بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تو یکدم میری زبان پر ایک آیت جاری ہوئی۔ آج تک جاگتے ہوئے میں نے اس آیت سے کبھی یہ مضمون اخذ نہیں کیا۔ اور نہ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ میں نے اپنی زندگی بھر کبھی اس آیت سے وہ استدلال کیا ہو۔ جو میں خواب میں کرتا ہوں بہرحال جب میں نے قرآن کریم کی تفسیر کے اصول بیان کرنے چاہے تو یکدم یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے کہ

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ اَمْرٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اور میں نے کہا کہ قرآن کریم کی تفسیر کے بہترین اصول ان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ (اصل آیت ان الفاظ میں نہیں ہے بلکہ یوں ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (نساء ع ۸) لیکن خواب میں میں اس طرح پڑھتا ہوں۔ جس طرح اوپر بیان ہوا ہے۔ خواب کے الفاظ میں شیء کی جگہ امر ہے اور الرسول کے بعد اولی الامر کے لفظ بھی ہیں۔ ان الفاظ کی تبدیلی سے آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ شیءٔ اور امر کے الفاظ کے معنے تو ایک ہیں۔ مگر امر کے لفظ سے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اس آیت میں تفسیر قرآنی کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح اولی الامر کے الفاظ بڑھا کر اشارہ کیا ہے۔ کہ آیت کے پہلے حصہ میں جو اولی الامر کے الفاظ ہیں وہ دوسرے حصہ میں بھی مراد ہیں۔ صرف اختصار کے لئے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کے کئی اور مقامات پر بھی کیا گیا ہے۔) میں کہتا ہوں کہ تنازعتم فی الامر کے معنے گو دنیاوی تنازع کے بھی ہیں۔ مگر ایک معنے اس کے اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ امر کے معنے اس جگہ کلام الہیٰ کے ہیں۔ اور درحقیقت وہی اصل امر ہوتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ کہ انسان کن ذرائع سے دنیا میں ترقی حاصل کر سکتا۔ اور کن ذرائع سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے پس تنازعتم فی الامر کے معنے ہیں۔ تنازعتم فی تفسیر الامر یا تنازعتم فی معنی الامر یعنی جب تمہیں کسی آیت کا صحیح مفہوم معلوم کرنے میں شبہ ہو جائے ایک کے اس کے یہ معنے ہیں۔ اور دوسرا کہے اس کے یہ معنے ہیں تو فردوہ الی اللہ تم اس اختلاف کے وقت سب سے پہلے یہ کام کیا کرو۔ کہ اس آیت کو خدا تعالےٰ کی طرف لے جاؤ۔ کہ وہ اس کو حل کرے۔ اور پھر میں اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ احادیث میں اس مفہوم کو ان

الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ کلام اللہ یفسر بعضہ بعضاً خدا تعالےٰ کے کلام کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تفسیر کر دیا کرتا ہے پس جب تم میں کسی آیت کے معنے کے متعلق اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو تمہیں قرآن کریم کی دوسری آیتوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ مختلف معانی میں سے کس کی تائید کرتی ہیں۔ پھر جس کی تائید کریں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ وہ معنے کریں۔ اور جس کی تائید نہ کریں۔ وہ معنے نہ کریں۔ پھر میں نے کہا دوسری چیز الی الرسول کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی اگر قرآن کریم کی آیات سے تم پر حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ تو فردوہ الی الرسول تم احادیث کو ٹٹولو۔ اور دیکھو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے کیا معنے بیان فرمائے ہیں۔ اور وہ معنے تمہارے مفہوم کی تائید میں ہیں یا اس کے مخالف ہیں اگر احادیث نبوی تمہارے معنوں کی تائید میں ہیں۔ تو وہ درست ہیں۔ اور اگر وہ غیر کی تائید میں ہیں۔ تو اس کے معنے درست ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ تیسرا اصول یہ ہے۔ کہ اگر تمہارا اختلاف دور نہ ہو۔ تو اولی الامر کی طرف اس تنازع کو لوٹاؤ۔ اس تفسیر کے لحاظ سے اولی الامر منکم کے ایک نئے معنے اس وقت میں کرتا ہوں۔ عام طور پر اس آیت میں ہم اولی الامر کے اور معنے کیا کرتے ہیں۔ اور وہ معنے بھی اس جگہ درست ہیں لیکن اس وقت میں یہ معنے کرتا ہوں۔ کہ اولی الامر سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ اپنے الہام کے ذریعہ سے معانی سمجھاتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ خدا اور رسول کے بعد تم اس شخص کی طرف رجوع کرو یا اس کی کتابیں پڑھو۔ جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام سے کلام الٰہی کے معنے سمجھائے ہوں۔ یہ مضمون ہے جو خواب میں میں نے بیان کیا۔ اس کے بعد خواب کی حالت بدل گئی اسی دوران میں ایک معترض بھی اٹھا۔ اس نے بعض اعتراضات کئے۔ مگر اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال میں نے تین اصول قرآن کریم کی تفسیر کے بیان کئے ہیں۔ اور تینوں اپنی اپنی جگہ کئی دفعہ بیان ہو چکے ہیں یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور احادیث میں بھی آتا ہے کلام اللہ یفسر بعضہ بعضاً اللہ تعالےٰ کے کلام کا ایک حصہ اس کے دوسرے حصہ کی تفسیر کر دیا کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی کئی دفعہ بیان کی جا چکی ہے۔ اور ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ

قرآن کریم

کے لانے والے سے زیادہ بہتر اس کے معانی کو اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہ مضمون بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں آ چکا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ ایسے لوگ کھڑے کیا کرتا ہے۔ جو اس کے الہام کے مورد ہوتے ہیں۔ ان پر کلام الٰہی کے معارف کھولے جاتے ہیں۔ اور انہی کی اقتدا اور پیروی ان کو نجات دلاتی ہے۔ مگر اس آیت کی تفسیر کے لحاظ سے یہ معنے میں نے پہلے کبھی بیان نہیں کئے۔ کہ جب تم میں کسی آیت کے مفہوم کے متعلق اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو تم قرآن کریم کی

دوسری آیتوں پر غور

کیا کرو کہ وہ کن معنوں کی تائید کرتی ہیں۔ اگر آیات نہ ملیں۔ تو احادیث نبوی میں اسکا مفہوم تلاش کرو۔ اور اگر احادیث نبوی سے بھی تمہیں اس کے معنے نہ ملیں۔ تو کسی ملہم کے کلام اور اسکی تشریحات کی طرف دیکھو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ سے تازہ روشنی اور الہام پانے کی وجہ سے اس کا ذہن منور ہو جاتا ہے۔ اور گو اس کا الہام قرآنی الہام سے ادنےٰ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ وہ قرآنی طرز کا الہام ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے دماغ کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بیان کردہ معنے زیادہ صحیح ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جن کے دماغ کو قرآن کریم سے اس رنگ کی مناسبت نہیں ہوتی۔ جہاں تک اس آیت سے استنباط کئے بغیر ان معانی کا تعلق ہے یہ معنے بیان ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اس آیت کی طرف منسوب کر کے ان معنوں کو پیش کرنا ایک جدید مضمون ہے۔

درحقیقت ہماری زندگی کا سارا مدار ہی قرآن کریم پر ہے۔ اگر ہماری جماعت قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ تو

سارے مصائب اور ساری مشکلات

آپ ہی آپ ختم ہو جائیں۔ درحقیقت خدا تعالےٰ سے بُعد کے نتیجہ میں ہی مشکلات آنے پر خدا تعالےٰ سے مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے۔ انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (یوسف ع۱۰) انہ کے معنے ہیں یہ قطعی بات ہے حقیقت یہی ہے صداقت یہی ہے۔ سچائی یہی ہے اور اس کے سوا کوئی حقیقت اور کوئی سچائی اور کوئی صداقت نہیں۔ گویا انہ میں ھو کی ضمیر عام ضمیر نہیں بلکہ ضمیر شان ہے جس کے معنے ہوتے ہیں حقیقت یہی ہے۔ صداقت یہی ہے سچائی یہی ہے کہ لا یایئس من روح اللہ۔ اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے اور اس کی رحمت سے اور اس کے فضل سے کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ الا القوم الکافرون سوائے قوم کافر کے جسے خدا تعالےٰ پر

یقین اور ایمان

نہیں ہوتا۔ اور اس کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے انہ کہہ کر اور ضمیر شان لا کر بتا دیا کہ یہ اٹل صداقت اور حقیقت ہے۔ اور اس کے سوا کوئی صداقت نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے سوائے کفار کے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ نفی کے بعد جب الّا آتا ہے۔ تو وہ بھی حصر کر دیتا ہے۔ مثلاً جب کہا جائے۔ کہ میرے سوا کوئی اور شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔ تو اس میں حصر آ جائے گا۔ اور دوسرے لوگوں کے متعلق نفی ہو جائے گی۔ کہ ان میں اس کام کو سرانجام دینے کی اہلیت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی پہلے تو یہی کہا کہ حقیقت یہی ہے اور اس طرح حصر کر دیا۔ اور پھر کہا کہ سوائے قوم کافر کے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ گویا ایک حصر کی بجائے دو حصر آ گئے۔ ایک حصر ہی اپنے اندر بڑی تاکید رکھتا ہے۔ دو حصر آ جائیں۔ تو تاکید اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان کے ہوتے ہوئے

انسانی قلب میں

مایوسی پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو حالت مثلاً غار ثور میں ہوئی اس کے بعد کونسی امید کی حالت باقی رہ جاتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رات کی تاریکی میں اپنے گھر کو چھوڑ کر غار ثور میں جا چھپے۔ ایک ایسی غار میں جس کا مونہہ بہت بڑا کھلا تھا۔ اور ہر انسان آسانی سے اس کے اندر جھانک سکتا اور کود سکتا تھا۔ صرف ایک ساتھی آپ کے ہمراہ تھا۔ اور پھر دونوں بغیر ہتھیاروں اور بغیر کسی طاقت کے تھے۔ مکہ کے مسلح لوگ آپ کے تعاقب میں غار ثور پر پہنچے۔ اور ان میں سے بعض نے

اصرار کیا

کہ ہمیں جھک کر اندر بھی ایک دفعہ دیکھ لینا چاہیئے۔ تا کہ اگر وہ اندر ہوں۔ تو ہم ان کو پکڑ سکیں۔ دشمن کو اتنا قریب دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ دشمن تو سر پر پہنچ گیا ہے۔ آپ نے اس وقت بڑے جوش سے فرمایا

لاتحزن ان اللہ معنا

ابوبکر ڈرتے کیوں ہو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دیکھو گھبراہٹ کے لحاظ سے کتنی انتہائی چیز اس وقت آپ کے سامنے آئی۔ اور اس واقعہ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قتل کیا آپ کی گرفتاری میں کونسی کسر باقی رہ گئی تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ دشمن طاقتور تھا سپاہی اس کے ساتھ تھے۔ ہتھیار اس کے پاس موجود تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بالکل نہتے صرف ایک ساتھی کے ساتھ غار میں بیٹھے تھے نہ ہتھیار آپ کے پاس تھا۔ نہ حکومت آپ کی تائید میں تھی۔ نہ کوئی جتھہ آپ کے پاس تھا آپ کثیر التعداد دشمن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھنے کے باوجود فرماتے ہیں۔ لاتحزن ان اللہ معنا تم کیوں یہ کہتے ہو کہ دشمن طاقتور ہے۔ کیا وہ خدا سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ جب خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تو ہمارے لئے گھبراہٹ کی کونسی وجہ ہے۔

حضرت ابوبکرؓ

کی یہ گھبراہٹ بھی اپنے لئے نہیں تھی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے تھی۔ بعض شیعہ لوگ اس واقعہ کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نعوذ باللہ بے ایمان تھا۔ وہ اپنی جان دینے سے ڈر گیا۔ حالانکہ تاریخوں میں صاف لکھا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی جان کے لئے تو نہیں ڈرتا۔ میں اگر مارا گیا۔ تو صرف

ایک آدمی مارا جائے گا

میں تو آپ کے لئے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ اگر آپ کو نقصان پہنچا تو صداقت دنیا سے مٹ جائیگی۔ یہ ایمان ہے جو انسان کو ہر مصیبت اور ہر تکلیف کی ساعت میں پر امید رکھتا ہے۔ اور کسی لمحہ میں بھی مایوسی کو اس کے قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کچھ کم مصائب نہیں آئے۔ آپ جنگ احد میں زخمی ہو کر گر گئے۔ اور صحابہ نے سمجھا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ غزوہ حنین میں اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ اور صرف چند صحابہ کے ساتھ آپ میدان جنگ میں باقی رہ گئے۔ مگر آپ کا اصل مقصود جو صداقت کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اس میں کبھی کوئی رخنہ واقع نہیں ہوا۔ اور یہی غرض

انبیاء کی بعثت

کی ہوتی ہے۔ انبیاء دنیا میں صداقت پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ اور اسی مقصد کے لئے ان کی ہر کوشش صرف ہوتی ہے۔ جہاں تک نبیوں کا وجود ان کی امت کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ وہ بہت بڑی حیثیت رکھتے ہیں۔ اتنی بڑی حیثیت کہ اگر ساری دنیا کی جانیں بھی ایک نبی کی جان بچانے کے لئے قربان کرنی پڑیں۔ تو وہ قربان کی جا سکتی ہیں۔ مگر جہاں تک

صداقت کا سوال

ہے۔ نبی بھی اسی طرح صداقت کا خادم ہوتا ہے۔ جس طرح اس کا ایک عام پیرو صداقت کا خادم ہوتا ہے۔ اگر نبی مارا

جاتا ہے ۔ جلا وطن کر دیا جاتا ہے لیکن نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ اس کی صداقت دنیا سے مٹ جاتی تو اس کا مارا جانا یا

وطن سے بے وطن ہو جانا

ہرگز کوئی حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ نبی کے مقابلہ میں صداقت حاکم ہوتی ہے اور نبی خادم جس طرح نبی کے مقابلہ میں امت خادم ہوتی ہے اور نبی حاکم ۔ جس طرح نبی کے مقابلہ میں اگر ساری امت بھی تباہ کر دی جائے تو کوئی حیثیت نہیں رکھتی ۔ جیسے حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر میں مارا گیا تو میری کیا حیثیت ہے ۔ صرف ایک آدمی مارا جائے گا ۔ لیکن اگر آپ کو نقصان پہنچا تو صداقت دنیا سے مٹ جائے گی ۔ یہی حال نبی اور صداقت کا ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ کا پیغام دنیا تک پہنچ جائے تو پھر بے شک نبی شہید ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ۔ کیونکہ وہ اسی غرض کے لئے آیا تھا ۔ کہ صداقت پھیلائے ۔ جب خدا دیکھے کہ

صداقت پھیل چکی ہے

تو اس کے بعد اگر نبی مارا بھی جائے ۔ تو کوئی حرج نہیں ہوتا ۔ اصل مقصد انبیاء کی بعثت کا یہی ہوتا ہے کہ وہ صداقت کو دنیا میں قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں جب میں نے شروع شروع میں بیرونی ممالک میں مبلغ بھجوانے شروع کئے تو ہماری جماعت کا ایک طبقہ مجھ پر بڑے اعتراض کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا ۔ کہ جب ہندوستان میں ہی ایسے علاقے موجود ہیں جن میں ہم تبلیغ کر سکتے ہیں ۔ تو

بیرونی ممالک کی تبلیغ

پر جماعت کا روپیہ کیوں خرچ کیا جاتا ہے وہ اس حکمت کو نہیں سمجھتے تھے ۔ جس کو میں سمجھتا تھا اور وہ خیال کرتے تھے ۔

کہ ملانوں کی طرح مسجد میں درس دیتے ہم کامیاب ہو جائینگے ۔ لیکن میں جانتا تھا اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل اور فہم اور فراست کے ماتحت جانتا تھا ۔ کہ ہمیں مار بھی جائے گا ۔ ہمیں قتل بھی کیا جائیگا ۔ ہمیں ہجرتیں بھی کرنی پڑیں گی ہمیں اٹھنا بھی پڑے گا اور میں جانتا تھا ۔ کہ ہمارے لئے انتہائی طور پر یہ ضروری امر ہے کہ ہم جلد سے جلد دنیا کے تمام ممالک میں اپنی جماعت کو پھیلا دیں ۔ تاکہ اگر ایک مقام کی آبادی خدانخواستہ ساری کی ساری ماری جائے اور تتر بتر کر دی جائے تو

دوسرے مقام کی احمدی آبادی

احمدیت کو دنیا میں قائم رکھ سکے ۔ چنانچہ باوجود دوستوں کے طعن و تشنیع کے اور باوجود ان کے بار بار کہنے کے کہ ہندوستان میں اچھوتوں پر یہ روپیہ صرف کیا جائے ۔ بیرونی ممالک میں مشن قائم نہ کئے جائیں

میں برابر غیر ممالک میں اپنے مبلغ بھجواتا رہا ۔ اس طرح آج سے دس سال پہلے میں نے مختلف ملکوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے سٹ بھجوا دئے اور میں نے کہا دیکھو اگر کسی وقت دشمن غالب آجائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابیں جلا دے اور تباہ کر دے تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں اپنے سلسلہ کا لٹریچر بھجوا دیں ۔ تاکہ اگر ایک ملک پر آفت آئے اور دشمن ہمارے لٹریچر کو تباہ کر دے تو دنیا کے اور کئی ممالک میں

ہمارا لٹریچر

محفوظ ہو اور ہم پھر اس کے ذریعہ سے احمدیت کو غالب کر سکیں لوگ میری ان حرکات کو ایک پاگل کی حرکات سے زیادہ نہیں سمجھتے تھے گو میرا ادب اور لحاظ کرتے ہوئے وہ یہ الفاظ استعمال کیا کرتے تھے کہ ان کو کچھ وہم سا ہو گیا ہے ۔ مگر آج ہم اس قسم کے حالات سے دوچار ہو رہے ہیں ۔ اور آج ہر شخص سمجھ رہا ہے کہ میرا وہم حقیقت تھا ۔ اور تمہاری حقیقت صرف ایک خیالی امر تھا ۔ جب تم سمجھتے تھے کہ تم بالکل مامون اور محفوظ ہو اور تم پر مصائب کے ایام آنے والے نہیں تو تم

ایک خطرناک وہم

میں مبتلا تھے ۔ ایسا وہم جو قوموں کو تباہ کر دیا کرتا ہے اور جب میں سمجھتا تھا کہ ہماری جماعت پر خطرناک ابتلاء آنے والے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ابتلاؤں کے آنے سے پہلے اپنے مبلغ بھی دنیا کے تمام ممالک میں پھیلا دیں اور اپنا لٹریچر بھی دنیا کے تمام ممالک میں بھجوا دیں ۔ تو میں اس حقیقت پر قائم تھا ۔ جو روز روشن کی طرح ایک دن ظاہر ہونے والی تھی ۔ غرض میرا وہم نظر آنے والا خیال حقیقت تھا ۔ اور تمہارا حقیقت نظر آنیوالا خیال وہم تھا اور اس حکمت کے ماتحت بیرونی ممالک میں مشن قائم کئے گئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب طور پر کام کر رہے ہیں ۔ اگر ہندوستان سے احمدیت کو مٹا دیا جائے ۔ تب بھی یہ

ایک حقیقت اور سچائی

ہے کہ وہ صداقت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اب دنیا سے مٹ نہیں سکتی ۔ اور خدا نے اس کے لئے ظاہری سامان بھی پیدا کر دئے ہیں ۔ آج دنیا کے ہر خطہ اور ہر علاقہ میں احمدی موجود ہیں ۔ افغانستان میں بھی موجود ہیں ۔ ایران میں بھی موجود ہیں ۔ عرب میں بھی موجود ہیں ۔ مصر میں بھی موجود ہیں ۔ ایبے سینیا میں بھی موجود ہیں ایسٹ افریقہ میں بھی موجود ہیں ۔ ویسٹ افریقہ میں بھی موجود ہیں انگلستان میں بھی ہیں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی موجود ہیں ۔ ارجنٹائن میں بھی موجود ہیں ۔ انڈونیشیا میں بھی موجود ہیں ۔ ملایا میں بھی موجود ہیں ۔ سیلون میں بھی موجود ہیں ۔ برما میں بھی موجود ہیں ۔ چائنا میں بھی

کچھ آدمی موجود ہیں ۔ اسی طرح ماریشس وغیرہ جزائر میں بھی موجود ہیں ۔ غرض

دنیا کے ہر خطہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور آپ کے ماننے والے لوگ موجود ہیں یہ تو ہمارا کوئی دشمن بھی خیال نہیں کر سکتا ۔ کہ وہ ساری دنیا کو ایکدم فتح کر کے احمدیت کو تباہ کر سکتا ہے ۔ اگر دس ملکوں میں سے بھی احمدیت کو مٹا دے گا ۔ تو گیارھواں بارھواں اور تیرھواں ملک ایسا ہوگا ۔ جس میں احمدیت موجود ہوگی ۔ اور سلسلہ کا لٹریچر موجود ہوگا ۔ اور وہ لوگ پھر نئے سرے سے احمدیت کو پھیلانے کے لئے ایک نئی جدوجہد کا آغاز کر سکیں گے ۔ دراصل خدا تعالیٰ کا وقت پر اس چیز کی طرف توجہ پھرا دینا یہ بھی خدا تعالیٰ کے

نشانوں میں سے ایک نشان

ہے ۔ ورنہ میں بھی ایک ویسا ہی انسان ہوں ۔ جیسے اور انسان ہیں ۔ مگر جن باتوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے آج سے دس دس پندرہ پندرہ سال قبل ہوشیار کر دیا اور جن عظیم الشان کاموں کی مجھ سے بنیادیں رکھوا دیں ان باتوں کی طرف اور کسی کا ذہن ہی نہیں گیا ۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ جو کچھ ہوا خدائی رہنمائی کے نتیجہ میں ہوا ورنہ میرا بھی ویسا ہی دماغ تھا ۔ جیسے اور لوگوں کا دماغ ہے ۔ مگر ان کو یہ احتیاطیں نہ سوجھیں اور مجھے خدا تعالیٰ نے ہر پہلو کے متعلق اپنے فضل سے صحیح راستہ پر قائم رکھا اور مجھ سے وہ کام کرائے جو آئندہ زمانہ میں

جماعت کی ترقی

اور اس کی اشاعت کے لئے نہایت ضروری تھے ۔ اور جن کے بغیر ہماری جماعت کبھی ترقی کر ہی نہیں سکتی تھی ۔ اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ مجھے خدائی رہنمائی حاصل تھی ۔ اور یہ جو کچھ کیا دراصل خدا تعالیٰ نے ہی کیا میں نے نہیں کیا ۔ تو ایمان اور یقین کے ساتھ جو قرآن سے ہی پیدا ہوتا ہے انسان کو ثبات ملتا ہے ۔ استقلال ملتا ہے ایمان ملتا ہے ۔ اس لئے قرآن کے پڑھنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو ۔ جب تک تمہاری بنیاد دین پر نہیں ہوگی محض کسی عقیدہ کو مان لینا اور جماعت میں شامل ہو جانا یہ ایک دنیوی بات ہوتی ہے اور اس پر انسان کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملتا ۔ تمہارے سامنے دیاسلائی کی ڈبیہ پڑی ہوتی ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ دیاسلائی کی ڈبیہ ہے مگر کیا اس کی وجہ سے تم کسی ثواب کے حقدار ہو سکتے ہو ۔ تم ایک درخت کو درخت کہتے ہو تو کیا تمہیں ثواب ملتا ہے ۔ عقائد اور صداقت کا اقرار محض اسبات کا ثبوت ہے کہ ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ خدا نے ہمیں کونسی تعلیم دی ہے یا تمہیں پتہ لگ گیا ہے کہ محمد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور وہ

صادق اور راستباز انسان

تھے یہ ایسا ہی ہے ۔ جیسے تم اپنے سامنے پڑے ہوئے لوٹے کے متعلق کہتے ہو کہ وہ لوٹا ہے ۔ یا درخت کے متعلق کہتے ہو وہ درخت ہے یا انار پڑا ہوا ہو تو کہتے ہو یہ انار ہے درحقیقت جہاں سے ایمان شروع ہوتا ہے وہ مقام وہ ہوتا ہے ۔ جب ایمانی کیفیات انسان کی زندگی کو بدل دیتی اور اس کے اندر ایک غیر معمولی تغیر پیدا کر دیا کرتی ہیں ۔ جب ایسا ہو تب بیشک یہ انسانی کمال سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن صرف دیکھ کر مان لینا اور زندگی میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہ کرنا یہ کوئی کمال نہیں ہوتا ۔ ایک شخص مان لیتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں ۔ یا مان لیتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ۔ یا مان لیتا ہے کہ احمدیت سچی ہے ۔ تو یہ ایسی ہی بات ہے جیسے لوٹے کو تم لوٹا کہہ دیا کرتے ہو ۔ لوٹے کو لوٹا کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک اس لوٹے سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ۔ یا مثلاً کونین کو کونین کہنے سے

کوئی فائدہ نہیں

ہو سکتا ۔ جب تک اسے بخار میں استعمال نہ کیا جائے ۔ کونین کھانے سے بے شک چڑھا ہوا بخار اتر جاتا ہے یا چڑھنے والا بخار نہیں چڑھتا ۔ لیکن اگر کوئی کونین تو نہ کھائے اور دن بھر کونین کونین کہتا رہے اور سمجھے کہ جب میں کونین کے وجود کو تسلیم کرتا ہوں تو میرے لئے اتنا ہی کافی ہے اسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی کونین کو مان لینا اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا ۔ فائدہ تبھی ہوگا جب وہ کونین کو استعمال کرے گا ۔ یا گیہوں کے دانہ کو تم گیہوں کا دانہ کہتے ہو ۔ تو اس سے تمہارا پیٹ نہیں بھریگا ۔ پیٹ اسی وقت بھریگا ۔ جب تم گیہوں کی روٹی پکا کر کھاؤ گے ۔ اسی طرح سلسلہ الٰہیہ کو سلسلہ الٰہیہ سمجھنا اور اس کی تعلیم پر عمل نہ کرنا بالکل لغو اور فضول ہوتا ہے ۔ بلکہ

بسا اوقات

عذاب الٰہی کو بھڑکانے کا موجب بن جاتا ہے پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا اتنا رواج دے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو تھوڑے ہی دن ہوئے ایک صاحب مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو باتوں باتوں میں میں نے انہیں کہا کہ قادیان کی دس فیصدی عورتیں ابھی قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہیں اس نے آگے سے جواب دیا کہ چاہیئے تو یہ کہ سو فیصدی عورتیں قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہوں اب اس کی بات

بالکل صحیح تھی۔ میں دوسروں کی نسبت بے شک کہہ سکتا ہوں کہ ہماری جماعت میں

قرآن کریم کا علم

زیادہ ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ اور اس کے سامنے جوابدہ ہے اور ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کو پڑھے اور اس پر عمل کرے پس اس کی بات معقول تھی۔ لیکن میری مجبوریاں بھی میرے بس میں نہیں۔ لوگوں کو عربی زبان سے کچھ واقفیت نہیں۔ دین سے کوئی مس نہیں۔ دینی علوم سے ان کو کوئی رغبت نہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب انگریزی کے بغیر نوکری نہیں مل سکتی تو ہمیں یہی زبان سیکھنی چاہیئے۔ کسی اور زبان پر اپنا وقت صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے حالات میں لوگوں کو مجبور کر کے قرآن پڑھانا یا عربی زبان سیکھنے کی طرف مائل کرنا۔ یہ بڑا مشکل کام ہے اور اسی لئے ہمیں اب تک

سو فیصدی کامیابی

نہیں ہوئی۔ مگر بہرحال یہ جواب قائم مقام صداقت کا نہیں ہو سکتا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ایک بھوکے کو کھلانے لیئے چونکہ میرے پاس صرف دس دانے تھے۔ میں نے دس دانے ہی اسے دے دیئے مگر دس دانوں کے ساتھ کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا ساٹھ ستر یا سو دانے اگر اسے کھانے کو ملیں گے۔ تو پھر بیشک وہ کمزور حالت میں زندہ رہ سکیگا۔ مگر طاقت اسے پھر بھی حاصل نہیں ہوگی۔ طاقت کے لئے

مقررہ غذا

کا اس کے معدہ میں جانا ضروری ہوتا ہے۔ میرا جواب بھی اس قسم کا تھا اور وہ بتا رہا تھا۔ کہ چونکہ مجھے وسائل میسر نہیں اسلئے میں جماعت کو سو فیصدی استاد مہیا نہیں کر سکا۔ مگر بہرحال اس سے یہ حقیقت بدل نہیں سکتی کہ ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم سو فیصدی قرآن کریم کو جاننے اور سمجھنے والے ہوں۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر اصلاح کا رنگ پیدا کرے۔ ابھی تک جماعت کے بعض لوگ اس سبے کو محض ایک سوسائٹی کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد اگر چندہ دیدیا تو اتنا ہی ان کے لئے کافی ہے اور اس سے ان کی

ساری ذمہ داریاں

ادا ہو جائیں گی۔ حالانکہ جب تک ہم دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ جب تک ہم اپنے ساتھیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے رشتہ داروں کو قرآن کریم کے پڑھانے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہمارا قدم اس اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس مقام تک پہنچنے کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوا کرتی ہیں۔

خطبہ ثانی میں حضور نے فرمایا:-

جمعہ کے ساتھ ہی میں عصر کی نماز بھی جمع کراؤنگا۔ اور اس کے بعد

چند جنازے

پڑھاؤنگا۔ مرزا محمد اشرف صاحب پنشنر جو قادیان کے رہنے والے تھے۔ جہلم میں وفات پا گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سابقون الاولون صحابہ میں سے ایک مرزا جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات کے ہوتے تھے۔ یہ ان کے لڑکے تھے اور بڑی دیر تک قادیان میں محاسب رہے نہایت مخلص اور نیک انسان تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی کلید لکھنے پر مامور فرمایا تھا۔ اور انہوں نے ایک مکمل کلید لکھی بھی جو افسوس ہے کہ اب تک شائع نہیں ہو سکی۔ اسی طرح میر رفیق علی صاحب ایم اے بنگال میں فوت ہو گئے ہیں۔ نہایت مخلص انسان تھے اور موصی تھے۔ عالم بی بی صاحبہ لکھتی ہیں کہ ان کے خاوند ہریر کے اسٹیشن پر گاڑی سے گر کر فوت ہو گئے تھے۔ صرف تین آدمیوں نے جنازہ پڑھا۔ قادیان میں جو دوست شہید ہوئے ہیں ان کا جنازہ گو میں پہلے بھی پڑھا چکا ہوں۔ مگر بعض نے درخواست کی ہے کہ ان کے عزیزوں کا

پھر جنازہ

پڑھ دیا جائے۔ ان کا جنازہ بھی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

پاکستان کا مستقبل

نباتی زرعی حیوانی اور معنوی دولت کے لحاظ سے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

میں نے ۷ر تاریخ کو میانوالی میں اس مضمون پر ایک تقریر کی تھی چونکہ وقت کم تھا۔ اور مضمون زیادہ اس لئے کئی حصے بیان کرنے سے رہ گئے تھے اور کئی کھول کر بیان نہ ہو سکے۔ چونکہ سننے اور پڑھنے میں فرق ہوتا ہے۔ پڑھتے وقت انسان زیادہ غور سے کام لے سکتا ہے۔ اور مختصر اشاروں کو بھی سمجھ سکتا ہے۔ اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی لکھی ہوئی مختصر یادداشت کو شائع کر دوں تاکہ مضمون کا ایک مکمل نقشہ بھی ذہن میں آجائے اور یادداشت کے طور پر بھی ان لوگوں کے ہاتھوں میں رہے جو اس میں بیان کردہ مضامین پر مزید غور کرنا چاہتے ہیں

پاکستان کا مستقبل بحیثیت نباتی دولت کے

ملک کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے سوختنی اور تعمیری لکڑی کا وجود نہایت ضروری ہے۔ سوختنی لکڑی کوئلے کا بھی کام دے سکتی ہے پرانے زمانہ کے تمام بڑے شہروں کے ارد گرد سوختنی لکڑی کے رکھ بنائے جاتے تھے۔ جہاں سے شہروں کو لکڑی مہیا کی جاتی تھی۔ اور قصبات میں زمینداروں کے ذمہ لگایا جاتا تھا۔ کہ وہ درخت لگائیں اور انہیں چھوٹے درخت کاٹنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ تاکہ لکڑی ضائع نہ ہو۔ ہر گاؤں میں اتنے درخت بوئے جاتے تھے۔ کہ اس گاؤں کی سوختنی اور تعمیری ضرورتیں ان سے پوری ہو سکتی تھیں۔ انگریز چونکہ ایک صنعتی ملک کے رہنے والے ہیں۔ ان کی حکومت کے زمانہ میں دیہات کی اقتصادی اور تمدنی حالت کی طرف توجہ کم ہو گئی اور شہروں کی طرف توجہ بڑھ گئی اس لئے پرانا نظام قائم نہ رہ سکا اور درخت کٹتے کٹتے گاؤں ننگے ہو گئے اور مسلمان بھی ہندوؤں کی نقل میں جانور کا گوبر چولہوں میں جلانے لگے۔ حالانکہ گوبر کا جلانا صفائی کے لحاظ سے بھی اور زراعتی لحاظ سے بھی نہایت مضر ہے۔ بائیبل میں یہودیوں کی سزا کے متعلق آتا ہے کہ تم انسان کے پاخانہ سے روٹی پکا کر کھاؤ گے (حزقیل باب ۴ آیت ۱۲)۔ گو یہاں انسانی پاخانہ کا ذکر ہے۔ مگر جانور کا پاخانہ بھی تو گندی شے ہے۔ خواہ نسبتاً کم ہو اور اس سے روٹی پکانی بھی یقیناً ایک سزا ہے۔

اس حوالہ کے مطابق گوبر کا چولہوں میں استعمال خدائی سزا اور قوم کی ذلت کی علامت ہے۔ پس مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیئے تھا۔ مگر دیہاتی اقتصادی حالت کے خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ بھی مجبور ہو کر ہندوؤں کے پیچھے چل پڑے جو گائے کے گوبر کو متبرک خیال کرتے ہیں۔ اور اسے چولہے میں جلانا تو الگ رہا کھانے کی چیزوں میں ملانے سے بھی دریغ نہیں کرتے پاکستانی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسا انتظام کرے کہ سوختنی لکڑی کثرت سے تمام دیہات اور قصبات میں مل سکے اتنی کثرت سے کہ زمینداروں کو جلانے کے لئے اوپلوں کی ضرورت پیش نہ آئے میرے نزدیک پاکستانی حکومت کو پانچ پانچ چھ چھ گاؤں کا ایک یونٹ بنا کر ان کی ایک پنچایت بنا دینی چاہیئے۔ جو اقتصادی اور صحت انسانی کے قیام کی ضرورتوں کے مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو ان گاؤں کے درمیان میں ایک حصہ درختوں کے لگانے کے لئے مخصوص کر دیا جائے یہ درخت تعمیری کاموں کے لئے مخصوص ہوں اسکے علاوہ ہر گاؤں میں چراگاہوں کی حفاظت انکے سپرد ہو۔ جہاں چراگاہیں ہیں وہ ان پنچایتوں کے سپرد کی جائیں اور جہاں نہیں ہیں حکومت خود چراگاہیں بنا کر ان پنچایتوں کے سپرد کرے اور ہر گاؤں میں حکومت اتنے درخت سوختنی لکڑی کے لگوائے جو اس گاؤں کی ضرورت کو پورا کر سکیں اور ان پنچایتوں کا فرض ہو کہ وہ دیکھتی رہیں کہ ہر گاؤں مقررہ تعداد درختوں کی لگاتا رہتا ہے اگر یہ انتظام جاری کیا جائے تو یقیناً سوختنی لکڑی کا سوال حل ہو جائیگا اور گوبر کھاد کے لئے بچ جائیگا۔ جس سے ملک کی زراعت کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ ہر ایسے قصبہ کیلئے جسکی آبادی دس ہزار سے زیادہ ہو قصبہ سے کچھ فاصلہ پر ڈسٹرکٹ بورڈوں کی نگرانی میں سوختنی لکڑی کی رکھیں بنوانی چاہئیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو جسطرح ڈسٹرکٹ بورڈ ڈیفنس ہیں اسطرح ہر ضلع میں انکی میونسپل کمیٹیوں کا ایک مشترکہ بورڈ ہونا چاہیئے جسکے سپرد اس قسم کی رفاہ عامہ کے کاموں کی نگرانی ہو۔ اسطرح میونسپل کمیٹیوں کے کاموں میں ہم آہنگی بھی پیدا ہو جائیگی۔ اور

ڈاکٹر فیروز الدین صاحب کی شہادت

مکرم محمد احمد صاحب عدن سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عربوں اور یہودیوں کے ایک تصادم میں شہادت پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ہمیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

بھی نقصان سے ترقی کے نئے راستے بھی نکلتے رہیں گے۔ پچاس ہزار سے اوپر کے جو شہر ہوں۔ اُن کے لئے سوختنی لکڑی کے رکھ بنانا صوبہ واری حکومت کا فرض ہو۔ ان شہروں کے لئے شہر کے ایسی طرف زمین حاصل کرکے جس طرف شہر کے بڑھاؤ کا رُخ نہ ہو۔ دو تین میل فاصلہ پر سوختنی لکڑی کی رکھیں بنا دینی چاہئیں جہاں سے شہر میں لکڑی سپلائی ہوتی رہے۔ پچاس ہزار آدمی کی آبادی یا اس سے زیادہ کے شہروں کے لئے جتنی سوختنی لکڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک اقتصادی پوائنٹ ہوگا۔ اور حکومت کو اس انتظام میں کوئی مالی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ نفع ہی ہوگا۔ اس انتظام کے علاوہ مرکزی حکومت کے انتظام کے ماتحت بعض بڑے بڑے رکھ بنانے چاہئیں۔ تا ضرورت کے موقع پر ملک کو سوختنی لکڑی مہیا کی جا سکے۔ اور اگر کسی وقت کوئلہ میں کمی ہو۔ تو کارخانے اس لکڑی کے ذریعہ سے چلائے جا سکیں۔ دوسرے ڈسٹرکٹو ڈسٹلیشن (Destructive Distillation) کے ذریعہ بہت سا دوسرے کیمیاوی اجزاء ملک کے استعمال اور بیرونی دساور کے لئے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹو ڈسٹیلیشن زیادہ تر سوختنی لکڑی سے کیا جاتا ہے جیسے کیکر۔ شیشم۔ پھلائی وغیرہ اس ذریعہ سے سپرٹ بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو جنگی ضرورتوں کے بھی کام آئے گا۔ اور کئی کیمیاوی کارخانوں میں بھی استعمال ہوگا۔ اس کے علاوہ ایسی ٹون۔ ایلکی ایسٹر اور فارمیلڈی ہائیڈ بھی اس سے بنائے جا سکتے ہیں۔ اول الذکر بارود کے بنانے میں کام آتا ہے۔ اور آخر الذکر پلاسٹک کے بنانے میں کام آتا ہے۔ شیشم اور کیکر کے درخت بہت حد تک تعمیری ضرورتوں کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔ آج کل تعمیری ضرورتوں کے لئے زیادہ تر دیودار کی قسم کی لکڑیاں استعمال ہوتی ہیں جیسے دیار۔ کیل۔ بڑتل اور چیل یہ لکڑیاں پہاڑوں پر ہوتی ہیں۔ پہلے کشمیر۔ چنبہ اور منڈی سے یہ مہیا کی جاتی تھیں۔ ریلوں کی لائنیں بنانے میں بھی لکڑی کام دیتی تھی۔ کیونکہ ریل پر بچھائی جانے والی شہتیریاں ہر وقت ننگی رہتی ہیں۔ اور اُن پر بارش کا پانی پڑتے ہوئے عام لکڑی زیادہ دیر تک گیلی رہنے سے خراب ہو جاتی ہے۔ دیار کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ گیلے ہونے سے خراب نہیں ہوتی۔ ان لکڑیوں کو اُن ادویہ سے اس قابل بنایا جاتا ہے۔ کہ اُن کو کیڑا نہ لگ سکے۔ اور پھر ریل کی پٹڑی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اچھی عمارتوں کی تعمیر میں بھی یہ کام آتی ہے۔ یہ لکڑی چنبہ اور منڈی کے ہندوستان میں چلے جانے کی وجہ سے اور کشمیر کی حالت مشتبہ ہو جانے کی وجہ سے اب

پاکستان کو نہیں مل سکے گی۔ صرف مری اور ہزارہ سے کچھ لکڑی پاکستان کو مل سکے گی۔ مگر وہ اس کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں۔ اس لکڑی کے مہیا کرنے کے لئے پاکستان کو کچھ اور علاقے آمریش کرنے ہونگے۔ پاکستان سے ملحقہ علاقوں میں سے چترال اور بالائے سوات کے علاقہ میں یہ لکڑیاں بڑی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور بعض حصوں میں تو ہزار ہزار سال کے پرانے درخت پائے جاتے ہیں۔ جن کی قیمت عمارتی لحاظ سے بہت ہی زیادہ ہوتی ہے مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ان علاقوں سے لکڑی پاکستان میں پہنچائی نہیں جا سکتی۔ چترال سے صرف ایک دریائی رستہ پاکستان کی طرف آتا ہے اور وہ حکومت کابل میں سے گذرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی دریائی رستہ نہیں خشکی کے رستے ان لکڑیوں کا پہنچانا بالکل ناممکن ہے۔ دریائے کابل کے ذریعہ سے اس لکڑی کے لانے میں بہت سی سیاسی اور اقتصادی دقتیں ہوں گی۔ اگر ریاست کابل اجازت بھی دیدے۔ تو لکڑی کا محفوظ پہنچنا نہایت ہی دشوار ہوگا۔ اسی طرح بالائے سوات کی لکڑی کا پہنچنا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ مگر بہرحال عمارتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پاکستان کو کچھ معاہدوں کے ذریعہ سے اس دقت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی اس بات کی سروے کرانی چاہیئے کہ کچھ پہاڑی کو ملا کر کیا کوئی ایسا نالہ نہیں نکالا جا سکتا۔ جو کہ چترال اور بالائے سوات سے براہ راست پاکستان میں داخل کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہو سکے تو یہ ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن اس کے علاوہ جنگلات کے ماہروں کو اس بات کے لئے ہدایت ملنی چاہیئے۔ کہ وہ درختوں کی مختلف اقسام پر غور کرکے ایسی اقسام معلوم کریں جو پاکستان کی آب و ہوا میں اگائے جا سکیں۔ اور عمارتوں کی تعمیر اور جہازوں کی ساخت اور ریلوں کی پٹڑیاں بنانے کے کام میں استعمال کئے جا سکیں۔

نرم لکڑی

لکڑی کی ایک قسم بہت ہی نرم ہوتی ہے۔ ان لکڑیوں سے دیاسلائی کی تیلیاں بنائی جاتی ہیں۔ اس وقت تک یہ لکڑیاں انڈیمان اور ملکوں باہر سے آتی تھیں مگر دریافت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلوچستان میں بھی ایک اس قسم کا درخت پایا جاتا ہے۔ جس کی لکڑی سے دیاسلائی کی تیلیاں بن سکتی ہیں۔ اور یہ درخت اتنی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ کہ اگر اُن سے دیاسلائی کی تیلیاں بنائی جائیں۔ تو نہ صرف پاکستان بلکہ سارے ہندوستان کی ضرورتیں اس سے پوری ہو سکتی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ

ایسا کارخانہ بنایا جائے۔ جو بلوچستان میں یہ تیلیاں بنا کر دیاسلائی کے کارخانوں کے پاس فروخت کرے۔ اور یہ صنعت جس کی سب سے بڑی مشکل ان تیلیوں کا مہیا ہونا ہے۔ پاکستان میں فروغ پا سکے۔

لکڑی کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں فوراً پلاسٹک کے کارخانے جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر چونکہ یہ سوال میری تقریر کے زراعتی حصہ کے ساتھ متعلق ہے میں اس کا ذکر آگے چل کر کروں گا۔

جڑی بوٹیاں

نباتی دولت کا ایک بڑا جزو جڑی بوٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ شمالی جڑی بوٹیاں کشمیر۔ چنبہ چترال۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں ملتی ہیں۔ کشمیر کا سوال مشتبہ ہے۔ اور چنبہ قطعی طور پر انڈین یونین میں شامل ہو چکا ہے اس لئے پاکستان میں جڑی بوٹیاں چترال صوبہ سرحد اور بلوچستان میں سے جمع کی جا سکتی ہیں۔ اور پاکستان کی خوش قسمتی سے ان تینوں علاقوں میں کافی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ بعض جڑی بوٹیاں ایسی نادر ہیں۔ کہ دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں نہیں ملتیں۔ بلوچستان کی جڑی بوٹیوں کی یہ بھی خصوصیت ہے۔ کہ اُن میں الکلائیڈز جو کہ دواؤں کا فعال جزو ہوتا ہے۔ دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بلوچستان میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں سے بہت سی ادویہ اور کیمیاوی اجزاء تیار کئے جاتے ہیں ابھی تک ہندوستان کی جڑی بوٹیاں کامل سائنٹیفک تحقیقات سے محروم ہیں۔ اور ہزاروں ہزار مفید ادویہ اور کیمیاوی اجزاء اُن میں مخفی پڑے ہوئے ہیں۔ یورپ کے لوگ قدرتی طور پر ان ادویہ کی تحقیق کرتے ہیں۔ جو اُن کے ملکوں کی جڑی بوٹیوں سے بنائی جا سکتی ہیں یا جو آسانی سے اُن کے قبضہ میں آ سکتی ہیں۔ تاکہ اُن کا تجارتی نفع انہیں کو ملے۔ اب پاکستان ایک آزاد ملک ہے۔ اور اس کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنی نباتی دولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائے۔ اگر ایک محکمہ بنا دیا جائے جو جڑی بوٹیوں کے الکلائیڈز اور دوسرے کیمیاوی اجزاء دریافت کرے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں بیسیوں نئی دوائیں پاکستان میں ایجاد ہو جائیں گی۔ جو دنیا کی ساری منڈیوں میں اچھی شہرت پیدا کر سکیں گی۔ حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کو اس کا خیال آیا تھا۔ اور انہوں نے طبیہ کالج دہلی کے ساتھ ایک چھوٹی سی لیبارٹری اس کام کے لئے مقرر کر دی تھی۔ مشہور

ہندوستانی سائنس دان چوہدری صدیق الزمان صاحب اس کے انچارج مقرر کئے گئے تھے اور انہوں نے بنگال کی مشہور بوٹی چھوٹی چندن پر تجربات کرکے اس کا الکلائیڈ معلوم کر لیا تھا۔ مگر ہندوستانی روائتی جھوٹ کا شکار محکمہ ہو گیا۔ چوہدری صدیق الزمان صاحب کو حکومت ہند میں ایک اچھی جگہ مل گئی۔ اور ان کے جانے کے ساتھ ہی یہ محکمہ بھی ختم ہو گیا۔ اب چوہدری صدیق الزمان صاحب حکومت پاکستان میں آ گئے ہیں۔ اُن کے مشورہ سے یا اُن کی نگرانی میں اس قسم کا محکمہ پھر کھولا جا سکتا ہے۔ شاید ایک لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کے خرچ سے ابتدائی لیبارٹری قائم کی جا سکتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اُس سے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ کا نفع حاصل ہونے کی امید پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض جڑی بوٹیاں طبی طور پر اتنی مفید ہیں۔ کہ انگریزی دوائیں اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ اُن کے استعمال کا طریق ایسا ہے۔ کہ آج کل کے نزاکت پسند لوگ اُس کی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر الکلائیڈز اور دوسرے فعال اجزاء نکال لئے جائیں۔ یا ایکسٹریکٹ بنائے جائیں۔ تو یقیناً نہ صرف طب میں ایک مفید اضافہ ہوگا۔ بلکہ پاکستان کی دولت میں بھی ایک عظیم اضافہ ہوگا۔ ادویہ کے علاوہ جڑی بوٹیوں میں بعض اور کیمیاوی اجزاء بھی ہیں۔ جو مختلف صنعتوں میں بڑا کام آ سکتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی بوٹیوں کے نسخوں سے کشتے بنائے جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایسے اجزاء ہیں۔ جو کہ دھاتوں کو تحلیل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو الگ کر لیا جائے تو نہ صرف کشتے بنانے آسان ہو جائیں گے۔ بلکہ اور کئی قسم کی صنعتیں جاری کرنے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

روس نے تقسیم فلسطین کی اس لئے حمائت کی ہے تاکہ وہ مشرق وسطیٰ میں اپنا قدم جما سکے

مصر پاکستان کو ہر ممکن مدد دے گا

لاہور ۸ دسمبر:- مسٹر محمد المعلم مصری اخبار نویس نے آج راولپنڈی میں ایک بیان میں کہا کہ مصر پاکستان کی تمام مشکلات میں جو ناگہانی نازل ہوئی ہیں۔ ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ عرب ممالک پاکستان کے خلاف ہندوستان کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے سخت متنفر اور بیزار ہیں چنانچہ اسی امر کے اظہار کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ اور واپس جا کر ہندوستانی حکومت کے مظالم سے اپنے ملک کو روشناس کروں گا (ا-پ)

مسلم لیگ کا خاتمہ

کراچی ۸ دسمبر:- ایک اطلاع مظہر ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا جلسہ ۱۴ دسمبر دو روز کے لئے کراچی میں منعقد ہوگا قیام پاکستان کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ کہ اس جلسہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اختتام کے اعلان کی توقع کی جا رہی ہے۔ اسی مہینے میں آج سے اکتالیس سال قبل یہ جماعت ظہور پذیر ہوئی۔ جب کہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان کے موجودہ دارالحکومت میں ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر نواب وقار الملک کی صدارت میں مسلمانوں کے سیاسی مفاد کے پیش نظر آل انڈیا مسلم لیگ کو قائم کیا گیا تھا۔ (ا-پ)

بہت سے ممالک تقسیم فلسطین کے خلاف تھے انہوں نے طوعاً و کرہاً اسکے حق میں رائے دی

روس نے مشرق وسطیٰ میں اپنا قدم جمانے کیلئے تقسیم کے حق میں ووٹ دیا

سر محمد ظفر اللہ کی اہم تصریحات

کراچی ۷ دسمبر:- آج سر محمد ظفر اللہ خان نے اسلامک ورلڈ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کراچی میں مسئلہ فلسطین کے متعلق پریس کانفرنس میں ایک بیان دیا۔ نیز ایک ہزار شہریوں کی میٹنگ میں بھی تقریر فرمائی۔ آپ نے یہ بتاتے ہوئے کہ مسئلہ فلسطین کی سب اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں کیا گت بنی ہے گذری۔ فرمایا بہت سے ممالک کے نمائندوں نے تقسیم فلسطین کی تجویز منظور ہونے پر اظہار افسوس کیا۔ اور بتایا کہ وہ اب بھی اس تجویز کے خلاف ہیں۔ لیکن انہوں نے بڑی طاقتوں کے دباؤ کے ماتحت طوعاً و کرہاً اس تجویز کے حق میں رائے دی ہے۔

روس کا ذکر کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا۔ روس نے تقسیم فلسطین کی اس لئے حمائت کی ہے تاکہ وہ مشرق وسطےٰ میں اپنا قدم جما سکے۔ روس نے اپنے رویہ سے ایسی فضا پیدا کر دی ہے۔ کہ عرب ممالک امریکہ کے سخت خلاف ہو گئے ہیں۔

آپ نے پاکستانی وفد کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے آزادانہ طور پر سارے معاملہ پر غور کرنے کے بعد تقسیم فلسطین کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ نیویارک سے کراچی پہنچنے پر جب میں قائد اعظم سے ملا۔ تو انہوں نے پاکستانی وفد کے رویہ کی اور اس مسئلہ کے متعلق میرے بیانات کی پوری پوری حمائت کی ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے فلسطین کے متعلق اتحادی جنرل اسمبلی کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی اور کہا یہ فیصلہ قانونی طور پر سراسر ناجائز اور اخلاقی طور پر سخت قابل اعتراض ہے۔ آپ نے انڈونیشیا کا ذکر بھی کیا۔ اور بتایا کہ جنرل اسمبلی کے ممبروں میں بالعموم جمہوریہ انڈونیشیا کے متعلق ہمدردانہ جذبات پائے جاتے ہیں۔ (ا-پ)

مساجد کی حفاظت

حکومت ہند کا قابل تعریف اقدام

دہلی ۸ دسمبر:- ایک پریس نوٹ کی اطلاع مظہر ہے کہ مسجدوں کی بے حرمتی کرنے والوں کو گورنمنٹ نے ۱۵ دسمبر تک ان کو خالی کر دینے کا حکم دیا تھا۔ اب گورنمنٹ نے پولیس احکام صادر کر دیئے ہیں۔ کہ جو مسجدیں خالی کرنے اور نازیبا حرکات سے باز نہیں آئیں گے۔ ان کے خلاف تعزیری کاروائی کی جائے۔ کیونکہ حکومت کسی حالت میں بھی مقدس عبادت گاہوں کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتی۔ مسجدوں کی بحالی اور ان کی درستی کیلئے اسکیم تیار ہو گئی ہے۔ اور اس کے اخراجات پر غور کیا جا رہا ہے (ا-پ)

پناہ گزینوں کی اعانت

لاہور ۸ دسمبر:- آج ریلیف جنرل ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت راجہ غضنفر علی خان نے کی۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں عوام سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ مشکلات میں ہم امداد کے کامل تعاون کے بغیر کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ہم ہر شہر اور ہر قصبہ میں اس قسم کی ایک کمیٹی بنائیں جو پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے لئے ہر ممکن امداد دے۔ (ا-پ)

ماسٹر تارا سنگھ حکومت کے ایما سے جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں

لائلپور ۸ دسمبر سید مبارک علی شاہ ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں ماسٹر تارا سنگھ کے بیان کی تردید کی ہے آپ نے کہا۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ کے چیلنج کو بے معنی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ایسے ذمہ دار شخص جسکے ہندوستان کی حکومت کے ممبر کردہ ممبر تعلق دار ہوں یقیناً اس کے الفاظ حکومت کی ایما سے کہلوائے گئے ہیں۔ اس سکھ لیڈر کی خونی پیاس ابھی بجھی نہیں ہے اگر وہ اور اسکی قوم پاکستان کے مسلمانوں سے مقابلہ کے لئے اتنی خواہشمند ہیں۔ تو ہمیں ان کا چیلنج منظور ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ شخص دونوں حکومتوں کے موجودہ خوشگوار تعلقات کو کیوں بگاڑ رہا ہے۔ اس کی کوششیں امن کو بگاڑیں گی اور دونوں ملکوں کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ (ا-پ)

آزاد کشمیر لیگ کا قیام

راولپنڈی ۷ دسمبر:- آج راولپنڈی میں کشمیریوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ زیر صدارت میر واعظ محمد یوسف اس غرض سے منعقد ہوا تاکہ کشمیر کی آزادی کی جد و جہد میں اہالیان کشمیر کی زیادہ سے زیادہ مدد کیجائے۔ ایک کشمیر آزادی لیگ کی بنا رکھنے کا فیصلہ کیا جس میں پاکستان کے تمام کشمیری شامل ہو سکتے ہیں (ا-پ)

حکومت نظام اچھوتوں سے فیاضانہ سلوک کر رہی ہے

حیدرآباد ۸ دسمبر:- مسٹر سری نواز راؤ مدلوڈکا رلے جو حیدرآباد اسمبلی کے ممبر ہیں۔ ایک بیان میں ڈاکٹر امبیدکار کے بیان کی تردید کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ حیدرآباد میں اچھوتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہو رہا ہے۔ مسٹر سری نواز نے کہا کہ یہاں پر اچھوتوں اور غیر اچھوتوں کے درمیان سلوک کے لحاظ سے تفریق نہیں ہے۔ بلکہ حکومت نظام ان سے نہائیت فیاضانہ سلوک کر رہی ہے۔ (ا-پی-آئی)

دہلی کی درسگاہوں میں ہندی کا دور دورہ

دہلی ۷ دسمبر:- آج دہلی کے چیف کمشنر کی ایڈوائزری کمیٹی نے دہلی کی تمام درسگاہوں میں ہندی کو ذریعہ تعلیم بنانا منظور کر لیا ہے۔ اور نیز دہلی کے لئے دس ہزار نوجوان ہوم گارڈ میں بھرتی کرنے کی تجویز پاس کی۔ چیف کمشنر نے میٹنگ کی صدارت کی۔ (نامہ نگار سٹیٹسمین دہلی)

حکومت نظام کی طرف سے اخبارات پر پابندیاں

حیدرآباد ۷ دسمبر:- ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ریاستی اخباروں پر بھی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ آئندہ اخباروں پر پولیس کمشنر کے سامنے ایک اقرار کرنا پڑیگا اور پبلشر کو ایک رقم ضمانت کے طور پر جو ایک ہزار سے زائد نہ ہوگی۔ داخل کرنی ہوگی۔ اس نئے قانون کی رو سے پولیس کمشنر کسی اخبار کے دفتر کی تلاشی لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے شبہ ہو۔ کہ غیر مصدقہ خبر چھاپی جا رہی ہے۔ حکومت نے اخبار نکالنے کیلئے میٹرک پاس ہونا بھی ضروری قرار دیدیا ہے۔

لاہور ۸ دسمبر:- قرآن کریم کا ایک پرانا مسودہ جو نویں صدی ہجری میں لکھا گیا تھا۔ آج مسٹر محمد المعلم مصری اخبار نویس کی خدمت میں قاہر کے عجائب گھر میں رکھنے کے لئے پیش کیا گیا۔ (ا-پی)

ہندوستان میں کھانڈ پر کنٹرول ختم کر دیا گیا

دہلی ۸ دسمبر:- حکومت ہند نے کھانڈ پر سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی حدود میں کھانڈ اور گڑ کے لانے لیجانے اور فروخت کرنے پر کوئی پابندی اب نہیں رہی۔ البتہ ہندوستان سے باہر دیگر ممالک میں جس میں پاکستان بھی شامل ہے مقررہ کوٹے سے زیادہ کھانڈ نہیں بھیجی جائیگی (اپ)

... کہ ہندوستانی فوج اور پولیس کے سپاہی ہم سے تعاون نہیں کرتے۔ (ا-پ)

آل انڈیا اردو کانفرنس

لاہور ۸ دسمبر:- آل انڈیا اردو کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اور ۳۱ دسمبر ۴۷ء کو لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا آزاد، مسز سروجنی نیڈو اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی آمد کی توقع ہے۔ (ا-پی)

--- پاکستان کے ایک فوجی افسر نے جسے مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی تلاش کے لئے بھیجا گیا تھا شکائیت کی ہے کہ اس کام میں سب سے بڑی دقت یہ ہے